روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 16 مئی 2009ء 20 جمادی الاول 1430 ہجری 16 ہجرت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 108

نجات یافتہ شخص

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن کے خطرات اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ میرے لئے تو اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود ہی کافی تھا یہ تو اللہ نے مومنوں کو ثواب پہنچانے کا ایک موقع بخشا ہے۔

(تفسیر درمنثور جلد6ص653)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں تشریف لائے تھے جبکہ تمام دنیا اور تمام قومیں بگڑ چکی تھیں اور مخالف قوموں نے اس دعویٰ کو نہ صرف اپنی خاموشی سے بلکہ اپنے اقراروں سے مان لیا ہے۔ پس اس سے بداہت نتیجہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت ایسے وقت میں آئے تھے جس وقت میں ایک سچے اور کامل نبی کو آنا چاہئے۔ پھر جب ہم دوسرا پہلو دیکھتے ہیں کہ آنجناب صلعم کس وقت واپس بلائے گئے تو قرآن صاف اور صریح طور پر ہمیں خبر دیتا ہے کہ ایسے وقت میں بلانے کا حکم ہوا کہ جب اپنا کام پورا کر چکے تھے۔ یعنی اس وقت کے بعد بلائے گئے جبکہ یہ آیت نازل ہو چکی کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا مجموعہ کامل ہوگیا اور جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہونا تھا وہ سب نازل ہو چکا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خداتعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں اور جوق درجوق لوگ دین اسلام میں داخل ہو گئے اور یہ آیتیں بھی نازل ہوگئیں کہ خداتعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق وفجور سے انہیں بیزار کر دیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہو گئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہوگئی۔ تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہو گئے اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہوگیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزارہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچا دوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچا دیں۔ تب ساری قوم نے بآواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ۔‘‘

(نور القرآن نمبر2. روحانی خزائن جلد 9صفحہ 361تا 367)

’’نبوت کے عہد میں مصلحت ربانی کا یہی تقاضا تھا کہ جو غیر نبی ہے اس کے الہامات نبی کے وحی کی طرح قلمبند نہ ہوں تا غیر نبی کا نبی کے کلام سے تداخل واقعہ نہ ہو جائے۔ لیکن اس زمانہ کے بعد جس قدر اولیاء اور صاحب کمالات باطنیہ گذرے ہیں ان سب کے الہامات مشہور ومتعارف ہیں کہ جو ہر یک عصر میں قلمبند ہوتے چلے آئے ہیں۔ اس کی تصدیق کے لئے شیخ عبدالقادر جیلانی اور مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور دوسرے اولیاء اللہ کی کتابیں دیکھنی چاہئیں کہ کس کثرت سے ان کے الہامات پائے جاتے ہیں۔ بلکہ امامؒ ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ ویکم ہے اس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات ومخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے اور انبیاء کے مرتبہ سے اس کا مرتبہ قریب واقعہ ہوتا ہے ایسا ہی شیخ عبدالقادرؒ جیلانی صاحب نے فتوح الغیب کے کئی مقامات میں اس کی تصریح کی ہے۔ اور اگر اولیاء اللہ کے ملفوظات اور مکتوبات کا تجسس کیا جائے تو اس قسم کے بیانات ان کے کلمات میں بہت سے پائے جائیں گے اور امت محمدیہؐ میں محدثیت کا منصب اس قدر بکثرت ثابت ہوتا ہے جس سے انکار کرنا بڑے غافل اور بے خبر کا کام ہے۔ اس امت میں آج تک ہزارہا اولیاء اللہ صاحب کمال گزرے ہیں جن کی خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکی ہیں اور جو شخص تفتیش کرے اس کو معلوم ہوگا کہ حضرت احدیت نے جیسا کہ اس امت کا خیر الامم نام رکھا ہے ایسا ہی اس امت کے اکابر کو سب سے زیادہ کمالات بھی بخشے ہیں۔...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساریہؓ کے لشکر کی خطرناک حالت سے باعلام الٰہی مطلع ہو جانا جس کو بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اگر الہام نہیں تھا تو اور کیا تھا اور پھر ان کی یہ آواز کہ یا ساریۃ الجبل، الجبل مدینہؓ میں بیٹھے ہوئے مونہہ سے نکلنا اور وہی آواز قدرت غیبی سے ساریہؓ اور اس کے لشکر کو دور دراز مسافت سے سنائی دینا اگر خارق عادت نہیں تھی تو اور کیا چیز تھی۔‘‘

(براہین احمدیہ جلد 1صفحہ 652)

جلسہ سالانہ قادیان کے پروگرام

حضور انور کا لندن سے اختتامی خطاب

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 25 تا 27 مئی 2009ء منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے تینوں دن کی کارروائی ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کی جائے گی۔ اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے فرمائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق پروگرام درج ذیل ہوگا۔

25 مئی 2009ء

افتتاحی اجلاس 8:30 تا 11:30 صبح

دوسرا اجلاس 5:30 تا 8:30 شام

26 مئی 2009ء

پہلا اجلاس 8:30 تا 11:30 صبح

دوسرا اجلاس 5:30 تا 8:30 شام

27 مئی 2009ء

پہلا اجلاس 8:30 تا 11:30 صبح

اختتامی خطاب حضور انور

5:00 تا 7:30 شام

احباب جماعت ان پروگراموں سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

(نظارت اشاعت)

نادار مریضوں کی امداد

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ’’نادار مریضان‘‘ کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

’’اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو‘‘ (البقرہ: 196)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن

وقف جدید دفتر اطفال کا قیام اور اہمیت

وقف جدید کی مبارک اور مقدس تحریک حضرت مصلح موعود نے 27 دسمبر 1957ء کو جاری فرمائی تھی۔ جس کا مقصد دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کرنے کے علاوہ پاک و ہند میں (ایسے علاقے جہاں بت پرستی کا زور تھا) توحید کا پیغام پہنچانا بھی شامل ہے۔ شروع میں یہ تحریک صرف پاک و ہند کے لئے ہی محدود تھی۔ پھر 29 دسمبر 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت میں پیدا ہونے والی غیر معمولی وسعت اور دیگر بین الاقوامی ضروریات کے پیش نظر اس کو پوری دنیا کے لئے وسیع کر دیا۔

1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی بچوں کے دلوں میں اس تحریک کی محبت بچپن سے ہی پیدا کرنے کے لئے وقف جدید کے دفتر اطفال کے قیام کا اعلان فرمایا اور بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ بچو اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کردو اور اس کمزوری کو دور کردو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے۔

(الفضل ربوہ 7/ اکتوبر 1966ء)

اور پھر حضور نے احمدی ماؤں سے فرمایا اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہنوں میں وقف جدید کی اہمیت نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دفتر اطفال کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

بچوں کو شروع ہی سے وقف جدید میں شامل کیا جائے تو ہر قسم کے دوسرے چندوں میں اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جنوری 2005ء پیدرو آباد سپین میں بچوں کو وقف جدید میں شامل کرنے کے لئے احمدی ماؤں کو مخاطب ہو کر فرمایا:۔

''وقف جدید کے ضمن میں احمدی ماؤں سے میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ قربانی کی عادت، اس طرح بڑھ چڑھ کر اپنے زیور پیش کرنا آپ کے بڑوں کی نیک تربیت کی وجہ سے ہے اور سوائے استثناء کے الا ماشاء اللہ جن گھروں میں اس قربانی کا ذکر اور عادت ہو ان کے بچے بھی عموماً قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کے لئے وقف جدید میں شامل کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پاکستان میں بچوں کے ذمہ وقف جدید کیا تھا اور اس وقت سے وہاں بچے خاص شوق کے ساتھ یہ چندہ دیتے ہیں۔ اگر باقی دنیا کے ممالک بھی اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کو خاص طور پر اس طرف متوجہ کریں تو شامل ہونے والوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ چندے میں بھی اضافہ ہوگا اور سب سے بڑا مقصد قربانی کا جذبہ دل میں پیدا کرنا ہے وہ حاصل ہوگا۔ اگر مائیں اور ذیلی تنظیمیں مل کر کوشش کریں اور صحیح طریق پر کوشش ہو تو اس تعداد میں (جو موجودہ تعداد ہے) آسانی سے دنیا میں 6 لاکھ کا اضافہ ہوسکتا ہے۔ بغیر کسی دقت کے اور یہ تعداد آسانی سے 10 لاکھ تک پہنچائی جاسکتی ہے۔

پھر فرمایا عورتیں یاد رکھیں کہ جس طرح مرد کی کمائی سے عورت جو صدقہ دیتی ہے اس میں مرد کو بھی ثواب میں حصہ مل جاتا ہے تو آپ کے بچوں کی ہر قربانی میں شمولیت کا آپ کو بھی ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو جانتا ہے اور ان کا اجر دیتا ہے اور جب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہوں گے اور زندگی کے بعد بھی یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو ماں باپ کے لئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔

(الفضل 26/ اپریل 2005ء ص 4)

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے 4 جنوری 2008ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اسی لئے پاکستانی احمدی بچوں کو کہا تھا کہ تم وقف جدید کا بوجھ اٹھاؤ اور اپنے بڑوں کو بتادو کہ احمدی بچے بھی جب ایک فیصلہ کر کے کھڑے ہو جائیں تو بڑے بڑے انقلاب لانے میں مددگار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ احمدی بچوں اور بچیوں نے اس اعلان کے بعد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا اور جو کام بچوں کے سپرد کیا تھا ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانیاں دینے کی کوششیں کیں اور وقف جدید کا چندہ اطفال و ناصرات کے چندے کے نام سے احمدی بچوں اور بچیوں کی پہچان بن گیا۔ بچوں کی آمدنی تو کوئی نہیں ہوتی، وہ تو اپنے جیب خرچ میں سے جب کوئی بڑا ان کو پیسے دے دے تو اس میں سے چندہ دے دیتے ہیں یا بعض والدین بھی ان کی طرف سے دیتے ہیں۔ لیکن یہ بچوں کا جوش اور جذبہ ہے کہ پاکستان میں وقف جدید کے چندوں میں بچوں کی جو شمولیت ہے وہ بڑوں کی شمولیت کا تقریباً نصف ہے۔ گو کہ میرے خیال میں یہاں بھی اضافے کی بڑی گنجائش ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تسلی بھی ہے کہ ایسے بچے جن کو اس طرح بچپن میں مالی قربانی کی عادت پڑ جائے وہ آئندہ نسلوں کی قربانیوں کی ضمانت بن جایا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ روح ہمارے بچوں میں بڑھتی چلی جائے اور اب جب کہ یہ وقف جدید کی تحریک تمام دنیا میں رائج ہے تو بچے بھی اور ماں باپ بھی اور سیکرٹریان وقف جدید بھی اس طرف خاص توجہ کریں۔ جماعتی نظام اور ناصرات و اطفال کی ذیلی تنظیمیں بھی اس طرف توجہ کریں کہ زیادہ سے زیادہ بچے وقف جدید کے چندے میں شامل کریں۔ بچوں کو اس کی اہمیت کا احساس دلائیں، قربانی کی روح ان میں پیدا کریں۔ جو بچے اس مادی دور میں اس طرح قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے، اس طرح قربانی کرتے ہوئے پروان چڑھیں گے، وہ نہ صرف جماعت کا بہترین وجود بنیں گے بلکہ اپنے روشن مستقبل کی بھی ضمانت بن جائیں گے۔ لہو ولعب سے بچتے ہوئے، فضولیات سے بچتے ہوئے، لغویات سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں گے''۔

(الفضل 26 فروری 2008ء ص 4)

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 جنوری 2009ء کے خطبہ جمعہ میں بچوں کو وقف جدید میں شامل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

''جیسا کہ مَیں پہلے بھی ایک دفعہ کہہ چکا ہوں کہ بچوں کو توجہ دلائیں، بچوں میں جتنا اضافہ ہوتا ہے اگر اس کا نصف بھی ہر جماعت اپنے چندہ میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے تو تعداد کہیں زیادہ بڑھ سکتی ہے بچوں کی طرف سے بے شک پچاس پینس ہی ادا کریں لیکن ان کو ایک عادت ہونی چاہئے''۔

(الفضل 24 فروری 2009ء ص 3)

خلفائے احمدیت کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں سب احمدی والدین اور ذیلی تنظیموں (جن کے ذمہ بچوں کی تربیت ہے) کا فرض بنتا ہے کہ ہر احمدی بچے کو وقف جدید کی بابرکت تحریک میں شامل کریں تا کہ وہ جماعت کا بہترین وجود بن سکیں اور ہم سب اللہ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

تعارف

سات دنوں میں نماز سیکھیں (کمپیوٹر پر)

تیارہ کردہ: کمپیوٹر سیکشن وریسرچ سیل
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں پر فرض کیا ہے اس لئے پنجوقتہ باجماعت نماز کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی کتب فولڈرز اور لٹریچر میں نماز کی ادائیگی، طریقے اور مسائل کے حل موجود ہیں جن کی مدد سے ہر چھوٹا بڑا با آسانی نماز پڑھنا سیکھ سکتا ہے اور ان کے مسائل سے آگاہی اور حل تلاش کرسکتا ہے۔ لیکن اب انفارمیشن ٹیکنالوجی کے جملہ ذرائع کے ترقی کرنے کی وجہ سے کتابوں کے مطالعہ کی طرف رجحان بہت کم ہوگیا ہے جس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ دینی باتوں کی طرف توجہ اور ان تک رسائی میں بھی بہت کمی آئی ہے۔

کمپیوٹر کا بڑھتا ہوا استعمال اور دلچسپی آج کی نسل میں بہت راہ پا رہی ہے۔ ہر دوسرے تیسرے نوجوان کے پاس کمپیوٹر موجود ہے یا اس تک رسائی ممکن ہے، اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اہم دینی امور پر مشتمل دلچسپ معلوماتی پروگرامز بنائے جائیں جو نوجوان آسانی سے کمپیوٹر پر دیکھیں اور استفادہ کریں۔ اس طرح دینی معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کے مثبت استعمال کی طرف رجحان بھی ترقی کرے گا۔

آسان انداز، عام فہم طریق اور دلچسپ پیرائے میں کمپیوٹر سیکشن صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے بچوں کے لئے سات دنوں میں نماز سکھانے کا کمپیوٹر پروگرام تیار کیا ہے جس کی مدد سے بچے اور بڑے بھی نہایت آسانی سے وضو اور نماز کا طریق اور بعض مسائل کے حل سمجھ سکتے ہیں۔ کمپیوٹر گرافکس اور تصاویر کی مدد سے بنایا گیا یہ پروگرام ہر کمپیوٹر میں آسانی سے چلایا جاسکتا ہے۔

سب سے پہلے اس پروگرام کی CD حاصل کر کے اسے کمپیوٹر میں انسٹال کرلیں۔ کمپیوٹر کی سکرین (Desktop) پر Namaz کے نام کا آئیکان (Icon) آجائے گا۔ جونہی اس آئیکان کو کلک کر کے اس پروگرام کو کھولیں گے تو نماز سیکھنے سے پہلے دو حصے نظر آئیں گے۔ پہلے حصہ میں بچیاں صالحہ کے ساتھ نماز سیکھیں گی اور بچے باسل کے ساتھ نماز سیکھنے کے مراحل طے کریں گے۔ بچیوں کے حصہ میں بچی کی تصویر اور آواز سنائی دیتی ہے اسی طرح بچوں کے حصہ میں بچے کی تصویر اور آواز سنائی دیتی ہے۔ یہ پروگرام کیونکہ سات دنوں میں نماز سیکھنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے اس کے مختلف مراحل کو سات دنوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ پہلا دن۔ نماز کا عمومی تعارف اور وضو کا طریق
☆ دوسرا دن۔ رکعات کی تعداد اور اوقات نماز
☆ تیسرا دن۔ قیام نماز
☆ چوتھا دن۔ رکوع اور سجدہ کے طریق
☆ پانچواں دن۔ التحیات یعنی تشہد کا طریق
☆ چھٹا دن۔ درود شریف اور دعائیں
☆ ساتواں دن۔ نماز سے متعلق کچھ اور باتیں بیوت الذکر کے آداب

عمومی تعارف، وضو کا طریق اور نماز کے بارے میں اہم باتیں اور بیوت کے آداب وغیرہ سکھانے کے لئے بہت دلچسپ انداز میں معلومات بیان کی گئی ہیں۔ بلاشبہ اس اہم کاوش پر انتظامیہ کمپیوٹر سیکشن وریسرچ سیل مبارکباد کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے احسن عطا فرمائے۔ آمین

(ایف شمس)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مرتبہ: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین سے انتخاب

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کا کتاب پر تبصرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سوانح عمری ''مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین'' پر حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کا نہایت ہی ایمان افروز و دلچسپ تبصرہ ریویو آف ریلیجنز 2 فروری 1914ء میں شائع ہوا بلاشبہ یہ تحریر پڑھنے کے لائق ہے۔

باقاعدہ تبصرہ کرنے سے پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس کائنات اور انسانی زندگی کی حقیقتوں اور مقاصد کی جو تشریح بیان کی ہے اس سے آپ کے وسیع علم اور قوت بیان و استدلال کا عظیم الشان ثبوت ملتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

''لوگ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں صرف زندہ رہنا ہی زندگی ہے۔ بول چال۔ پھرنا چلنا۔ اٹھنا بیٹھنا ہی انسانیت اور زندگی کا بڑا کارنامہ ہے۔ ایک دوسرے سے لڑائی، شیخی، تکبر و رعونت وغیرہ ہی سامان زندگی ہے۔ نہیں نہیں۔ زندگی ہاں سچی زندگی کا ساں اور روپ ہی کچھ اور ہے۔ اگر زندگی میٹھی ہے تو ہم سے جانوروں کی زندگیاں سو درجہ اچھی ہیں۔ سانس اور دم تو وہ بھی لیتے ہیں۔ ان کی بعض طاقتیں ہم سے کہیں بڑھ کر دلچسپ اور بہتر ہیں۔ نہیں نہیں زندگی اس سامان کا نام نہیں وہ کچھ اور ہی ہے۔ اسے صدہا میں کوئی ایک آدھ ہی حاصل کرتا ہے اور وہ بھی بصد مشکل اور فضل باری سے زندگی صادقہ یا حیات نوری کی راہوں سے کوئی خاص بندے ہی بہ سلامت جاتے ہیں۔

ایسی زندگیاں جو ان مشکلات اور ان خوفناک یورشوں سے کسی حد تک بھی صحیح و سالم اپنے تئیں سے نکلتی ہیں وہ اور ابنائے جنس کے واسطے ایک فخر اور ایک پاک نمونہ ہوتی ہیں۔ ایسا نمونہ جس پر اور زندگیوں کی رفتار رفتہ رفتہ اسی راہ پر آ سکتی ہے۔''

سوانح عمری پر تبصرے کا آغاز

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

''جس سوانح عمری کا نام عنوان میں لکھا گیا ہے (مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین''۔ ناقل) وہ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کی سوانح عمری ہے۔ جو جلد اس وقت ہمارے ہاتھ میں ہے وہ پہلی جلد ہے یہ جلد اول بفضل خدائے کریم مولوی صاحب کی زندگی ہی میں لکھی گئی ہے............ سوانح عمری زیر ریویو میں 30 تا 53 مولوی صاحب کے عقائد کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔''

1910ء کے ایام جلسہ کا خطبہ جمعہ

''مرقاۃ الیقین'' کے مذکورہ بالا صفحات میں سے ص 59 تا 65 حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا سورۃ العصر کی پُر معرفت تفسیر پر مبنی خطبہ جمعہ درج ہے۔ اس بصیرت افروز خطبہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا

''میں نے ہمیشہ یہ ظاہر کیا ہے کہ جس قدر سائنس اور دیگر علوم ترقی کریں گے اسی قدر قرآن مجید کے کمالات کا اظہار ہوگا۔ اس کتاب کو لے کر ہمیں کسی حملے سے دنیا میں رہ کر گھبرانے کی حاجت نہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے اور تجربہ نے بتا دیا ہے کہ نہ اس میں تحریف ہوگی اور نہ یہ دنیا سے اٹھے گی۔ پس یہ کتاب کامل کتاب ہے اور یہی خالق فطرت نے بتا دیا ہے۔ تو اس پر کسی حملہ کا ڈر نہیں اور نہ گھبرانے کی حاجت ہے ہاں اگر ڈر ہے تو اس بات کا کہ بعض گھروں سے نکل کر دوسرے گھروں میں چلی جائے گی۔ تو پچھلے بزرگوں کی روح کو کیسا ملال ہوگا۔ پس خوف ہے تو یہ ہے کہ کوئی اس کی اتباع سے نہ نکل جائے۔

موجودہ حالت میں میں دیکھتا ہوں کہ کچھ امراء ہیں کچھ علما اور سجادہ نشین ہیں اور کچھ وہ نوجوان ہیں جو قوم کے لئے کالجوں میں تعلیم پانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جب عملی رنگ میں یہی لوگ مذہبی امور میں سست ہوں تو عوام مخلوق کا کیا حال ہو سکتا ہے۔ اس لئے سورۃ العصر میں نے پڑھی ہے اور میرا مطلب اس میں یہ ہے کہ زمانہ جس طرح تیزی سے گزر رہا ہے اسی طرح ہماری عمریں تیزی سے گزر رہی ہیں...... اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ شریف میں جہاں انسانی عمر کے اس طرح تیزی سے گزرنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اسی سورۃ میں اس کا علاج بتایا ہے کہ تمہیں زمانہ کی پروا نہیں اگر ہمارا حکم مان لو۔ اس حکم کی تعمیل سے تم زندہ جاوید ہو جاؤ گے اور وہ یہ ہے کہ آپ مومن بنو اور اعمال صالحہ کرو۔ دوسرے کو مومن بناؤ اور حق کی وصیت کرو۔ حق کو پہنچانے میں تکالیف سے نہ ڈرو اور صبر و استقلال سے کام لو۔

اس علاج پر اگر مومن عمل کر لے اور اس کو اپنا دستور العمل بنالے تو یقیناً یقیناً وہ ہمیشہ کی زندگی پالے گا بہر حال یہ سورۃ العصر وہ سورت کریمہ ہے کہ جب صحابہ کرامؓ آپس میں ملتے تھے تو اس کو پڑھ لیا کرتے تھے۔ آج تم اور ہم بھی ملے ہیں اور نہیں معلوم آئندہ ہمیں ملنے کا موقعہ ہو گا یا نہیں۔ اس لئے میں نے اس سنت پر عمل کرنے کی نیت سے اس سورت کو پڑھا ہے۔''

(مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین ص 62-63)

دین و دنیا میں امن کی اہمیت

آگے چل کر فرمایا:۔

(۔) چونکہ حق کے اظہار کے لئے آیا ہے جیسا کہ اس سورۃ سے ظاہر ہے اس لئے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تمہیں دین کی بہت سی باتیں پہنچائی ہیں۔ وہاں ہم تم کو دنیا کی ایک بات سناتے ہیں مگر دنیا کی نہیں ہم اسے دین ہی سمجھتے ہیں اور دین ہی سمجھ کر کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمارے سارے دنیا کے کام بلکہ دین کے بھی سب کام امن پر موقوف ہیں اگر امن قائم نہ رہے گا تو کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔ جس قدر امن بڑھ کر ہوگا اسی قدر حق کا ابلاغ عمدہ طور سے ہوگا۔ اس واسطے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کے حامی رہے۔ آپ نے طوائف الملوکی میں جو مکہ معظمہ میں تھی خود رہ کر اور عیسائیوں کی سلطنت میں جو حبشہ میں تھی صحابہ کرامؓ کو رکھ کر ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہمیں کس طرح زندگی بسر کرنی چاہئے۔ اس زندگی کے فرائض میں سے امن ہے۔ اگر امن نہ ہو تو کسی طرح کا کوئی کام دین یا دنیا کی عمدگی سے نہیں کر سکتے۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ امن کی کوشش کرو۔ امن کے لئے ایک تو طاقت کی ضرورت ہے جو گورنمنٹ کے پاس ہے دوسرے نیک چلنی اور گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کی جو تمہارا فرض ہے۔ میں اس امر کو کسی خوشامد کی غرض سے نہیں بلکہ حق پہنچانے کی غرض سے کہتا ہوں کہ امن پسند جماعت بنو تا کہ ہر قسم کی ترقیوں کا تم کو موقع ملے اور چین سے زندگی بسر کرو۔ اس کا بدلہ مخلوق سے مت مانگو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرو اور اسی سے مانگو۔ یہ خوب یاد رکھو کہ بلا امن کوئی مذہب نہیں پھیلا اور نہ پھول سکتا ہے۔ پس تم امن کے قائم رکھنے میں ہمیشہ گورنمنٹ کا وفاداری سے ساتھ دو۔ میں اس کے ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ حضرت صاحب کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے اس احسان کا بدلہ اگر امن کے قائم کرنے کے لئے کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کا نتیجہ ضرور دے گا اور اگر خلاف ورزی کریں گے تو اس کے بدنتیجہ کا ضرور منتظر رہنا پڑے گا۔

پھر اس کے بعد ایک اور بات کہتا ہوں کہ باہم محبت کو بڑھاؤ اور بغضوں کو دور کرو اور محبت بڑھ نہیں سکتی۔ جب تک کسی قدر تم صبر سے کام نہ لو اور صبر کرنے والے کے ساتھ آپ خدا تعالیٰ ہوتا ہے اس واسطے صبر کرنے والے کو کوئی ذلت اور تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔''

(مرقاۃ الیقین ص 64-65)

حضور کے ابتدائی حالات

حضرت صاحبزادہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

''ان حالات یا کیفیات کے پڑھنے سے پڑھنے والے پر ایک عجب کیفیت طاری ہوتی ہے اور عجیب نکات سے آشنا ہونے کا موقع ملتا ہے............ طالب علمی کے زمانہ ہی میں مولوی صاحب کی طبیعت میں غیرت دینی، محبت رسول اکرمؐ، عزم، راست گوئی، صاف بیانی، جرأت کا پایا جانا۔ زندہ دلیل اس امر کی ہے کہ قدرت نے ان کا وجود خاص اغراض اور خاص مقاصد کے تابع بنایا تھا ان سے وہ کام لینے تھے جو خواص ہی سے لئے جاتے ہیں۔''

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ کی روشنی میں خاکسار نے ''مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین'' کا بڑے شوق اور تفصیل سے مطالعہ کر کے اس سدا بہار اور عطر بیز چمنستانِ علم و معرفت سے کچھ گلہائے دلآویز و رنگا رنگ صفحۂ قرطاس پر سجائے ہیں جو قارئین کرام کے لئے پیش ہیں۔

طفلی و عنفوان شباب

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

''1258ھ یا 1841ء یا سمت 98 بکرمی کے قریب میرا تولد کا زمانہ ہے ابتداء میں میں نے اپنی ماں کی گود میں قرآن کریم پڑھا اور انہیں سے پنجابی زبان میں فقہ کی کتابیں پڑھیں اور سنیں۔ کچھ حصہ قرآن شریف کا والد صاحب سے بھی پڑھا۔ مگر وہ عدیم الفرصت تھے۔ پھر مجھے بسبب ان تعلقات کے جو لاہور میں تھے۔ (اور وہ یہ تھے کہ ہمارا ایک مطبع قادری نام کابلی مل کی حویلی میں تھا) 70 ہجری کے قریب لاہور میں آنا پڑا............ اس وقت اگر چہ طبی تعلیم کی تحریک میرے دل میں پیدا ہوئی۔ مگر میرے بھائی صاحب نے مجھے منشی محمد قاسم کشمیری کے پاس فارسی کی تکمیل کے لئے سپرد کیا۔ انہوں نے مجھ پر بہت محنت کی۔ بڑی مہربانی سے رزم اور بزم اور بہاریہ مضامین لکھ دیتے اور مجھ سے لکھواتے۔ میرزا امام ویروی کے سپرد اس لئے کیا کہ میں خوش خطی سیکھوں۔ مگر مجھ کو فارسی زبان سے کوئی دلچسپی پیدا نہ ہوئی اور میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ایک بڑا وقت ایسی زبان کے سیکھنے میں خرچ کرنا پڑا جس کے ساتھ بلحاظ دین اور ضرورت سلطنت مجھ کو کچھ بھی دلچسپی نہ تھی مگر اس میں میرے بھائیوں کا بھی قصور نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اس وقت کی موجودہ حالت کسی جدید تحریک کا باعث بن ہی نہیں سکتی تھی...... 72 ہجری میں مجھ کو وطن آنا پڑا اور میاں حاجی شرف الدین فارسی کے استاد مقرر کئے گئے مگر دلچسپی کے نہ ہونے نے یہ فائدہ پہنچایا کہ مجھے سبق یاد کرنے کی محنت سے بچا لیا اور میرے قویٰ خوب مضبوط رہے۔''

(مرقاۃ الیقین ص 74,73)

عربی۔ اردو اور ترجمہ قرآن کریم کا شغف

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"تھوڑے عرصہ کے بعد میرے بھائی سلطان احمد صاحب بھیرہ میں تشریف لائے اور انہوں نے باضابطہ عربی کی تعلیم دینی شروع کی۔ خداتعالیٰ ان کا بھلا کرے انہوں نے صرف میں "بناؤں" اور "تعلیلات" کا گورکھ دھندا میرے سامنے نہ رکھا۔ بہت سادہ طور پر تعلیم شروع کی جو میرے لئے مفید اور دلچسپ ثابت ہوئی۔ میں نے بہت ہی جلد یہ رسائل پڑھ لئے۔ جناب الٰہی کے انعامات میں سے یہ بات تھی کہ ایک شخص غدر میں کلکتہ کے تاجر کتب جو مجاہدین کے پاس اس زمانہ میں روپیہ لے جایا کرتے تھے۔ ہمارے مکان میں اترے انہوں نے ترجمہ قرآن کی طرف یا یہ کہنا چاہئے کہ اس گراں بہا جواہرات کی کان کی طرف مجھے متوجہ کیا جس کے باعث میں اس بڑھاپے میں نہایت شادمانہ زندگی بسر کرتا ہوں۔ (۔) یہ تو کلکتہ کے تاجر سے فائدہ ہوا۔ پھر ایک بمبئی سے تاجر آیا۔ جس نے **تقویۃ الایمان** اور **مشارق الانوار** کی سپارش کی کہ میں ان دونوں کتابوں کو پڑھوں۔ اردو زبان مجھے نہایت پسند تھی اور میری دل لگی کا موجب۔ اس لئے میں نے ان دونوں کو خوب پڑھا۔

(مرقاۃ الیقین ص 75,74)

تعلیمی لائن کی طرف رخ

حضرت فرماتے ہیں:۔

"ایک خاص تقریب کے باعث مجھے راولپنڈی جانا پڑا اور نارمل سکول کی تعلیم میرے ذمہ لگائی گئی غالباً یہ 58ء کا ذکر ہے۔ میری عمر اس وقت اٹھارہ برس کے قریب ہو چکی تھی۔ منشی محمد قاسم صاحب کی تعلیم کی قدر اس وقت معلوم ہوئی۔ کیونکہ نارمل سکول میں "سہ نثر ظہوری" اور "ابوالفضل" کے پڑھنے میں میں مدرسہ میں طلباء کا سرتاج تھا۔ مولوی سکندر علی نام ہیڈ ماسٹر اتنے خوش ہوئے کہ میری غیر حاضری کو بھی معاف کر دیا۔ اس غیر حاضری میں مجھے یہ فائدہ ہوا کہ حساب اور جغرافیہ پڑھنے کے لئے میں نے ایک آدمی کو نوکر کر لیا اور بجائے اس ذہاب و ایاب کے جو مدرسہ کے جانے میں ہوتا تھا میرا وقت اقلیدس اور حساب اور جغرافیہ کے لئے مفت بچ جاتا تھا۔ کیونکہ نارمل سکول ہمارے مکان سے دو تین میل پر تھا۔......... پھر مجھ میں محض خداتعالیٰ کے فضل سے سارے تعلیمی حصہ کو خود بخود پڑھنے کا فہم پیدا ہو گیا اور میں ایک امتحان میں جس کو تحصیلی امتحان کہتے ہیں ایسا کامیاب ہوا کہ پنڈ دادنخان کا ہیڈ ماسٹر ہو گیا۔......... لیکن آخر چار برس کے بعد وہ نوکری کا تعلق خدائے تعالیٰ کے محض فضل سے ٹوٹا اور میرے والد صاحب نے مجھ کو تعلیم عربی کی تکمیل کے لئے تاکید فرمائی۔.........

ایک طالب علم کی ترغیب سے ہندوستان چلا گیا اور بمقام رامپور روہیل کھنڈ پڑھنا اختیار کیا۔

(ص75)

رامپور کا سفر اور امیر قافلہ کی تجویز

حضرت فرماتے ہیں:۔

"ہم تین آدمی تھے ایک کا نام مولوی محمد مصطفیٰ تھا۔ ایک مولوی علاؤالدین اور ایک میں خود تھا۔ ہم نے سفر میں پہلے یہ تجویز سوچی کہ ایک کو امیر بنانا چاہئے اور سفر کے اصل مقصد کو مدنظر رکھ کر باقیوں کو اس کی رائے کی پابندی اور فرمانبرداری چاہئے۔ یہ قرار پایا کہ ایک شہر میں تین برس تک رہیں۔ (کیونکہ عربی علوم پڑھنے کے لئے یہ مدت کافی سے بھی زیادہ تھی) اور ایسے شہر میں رہیں جس میں صرف دو تین عالم نہیں بلکہ بہت زیادہ عالم ہوں تاکہ مختلف علوم میں کافی اور بآسانی آگاہی حاصل ہو سکے۔.........سفر بلا رئیس کے بہتر نہیں۔

(ص77)

ایک سبق آموز واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"شاہ جی عبدالرزاق صاحب ایک بزرگ تھے میں ان کی خدمت میں اکثر جایا کرتا تھا۔ ایک زمانہ میں مجھ سے سستی ہوئی اور کچھ دنوں کے بعد ان کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ نورالدین! تم بہت دنوں میں آئے اب تک کہاں تھے؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت ہم طالب علموں کو اپنے درس تدریس کے اشغال سے فرصت بھی کم ہی ملتی ہے کچھ مجھ سے سستی بھی ہوئی۔ فرمانے لگے کبھی تم نے قصاب کی دکان بھی دیکھی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں اکثر اتفاق ہوا ہے۔ فرمایا کہ تم نے دیکھا ہوگا کہ گوشت کاٹتے کاٹتے جب اس کی چھریاں کند ہو جاتی ہیں تو وہ دونوں چھریاں لے کر ایک دوسری سے رگڑتا ہے چھریوں کی دھار پر جو چربی جم جاتی ہے اس طرح رگڑنے سے وہ دور ہو کر چھریاں پھر تیز ہو جاتی ہیں اور قصاب پھر گوشت کاٹنے لگتا ہے اور اسی طرح تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چھریوں کو آپس میں رگڑ کر تیز کرتا رہتا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں حضرت یہ سب کچھ دیکھا ہے مگر آپ کا اس سے کیا مطلب ہے؟ فرمایا کچھ ہم پر غفلت کی چربی چھا جاتی ہے کچھ تم پر۔ جب تم آ جاتے ہو تو کچھ تمہاری غفلت دور ہو جاتی ہے کچھ ہماری اور اس طرح دونوں تیز ہو جاتے ہیں۔ پس ہم سے ملتے رہا کرو اور زیادہ عرصہ جدائی اور دوری میں نہ گزارا کرو۔ ان کی اس بات نے مجھے بہت ہی بڑے بڑے فائدے پہنچائے اور ہمیشہ مجھ کو یہ خواہش رہی کہ نیک لوگوں کے پاس آدمی کو جا کر ضرور بیٹھنا چاہئے۔ اس سے بڑی بڑی سستیاں دور ہو جاتی ہیں۔"

(ص81,80)

رامپور میں حصول تعلیم کا ذکر

فرمایا: "رامپور میں مشکوٰۃ میں نے حسن شاہ صاحب سے پڑھی۔ شرح وقایہ مولوی عزیز اللہ صاحب افغان سے اور اصول شاشی اور میبذی مولوی ارشاد حسین صاحب سے متنبی مفتی سعد اللہ صاحب سے۔ صدری وغیرہ مولوی عبدالعلی صاحب سے۔ ملا حسن حافظ سعد اللہ رڑیان ملک پنجاب سے پڑھی۔" (ص83)

طب کے لئے لکھنؤ کا قصد

حضرت صاحب نے فرمایا:۔

"..........میں نے لکھنؤ کا قصد کیا۔ میرے مکرم دوست عبدالرحمٰن خان، مالک مطبع نظامی میرے بھائی کے دوست تھے۔ ان کے پاس کانپور میں ٹھہرا انہوں نے حکیم صاحب (حکیم علی حسین صاحب لکھنوی) کی بہت تعریف کی اور دوسرے دن گاڑی میں سوار کرا کر لکھنؤ روانہ کیا۔ کچی سڑک اور گرمی کا موسم۔ گرد و غبار نے مجھے خاک آلودہ کر دیا تھا کہ میں لکھنؤ پہنچا۔ جہاں وہ گاڑی ٹھہری وہاں اترتے ہی میں نے حکیم صاحب کا پتہ پوچھا۔ خدائی عجائبات ہیں کہ جہاں گاڑی ٹھہری تھی۔ اس کے سامنے ہی حکیم صاحب کا مکان تھا۔ یہاں ایک پنجابی مثل یاد کرنے کے قابل ہے۔ "بندہ" "کرے اولیاں رب کرے سولیاں" میں اسی وحشیانہ حالت میں مکان میں جا گھسا۔ ایک بڑا اہل نظر آیا۔ ایک فرشتہ خصلت دلربا، حسین، سفید ریش نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک گدیلے پر چار زانو بیٹھا ہوا۔ پیچھے اس کے ایک تکیہ اور دونوں طرف چھوٹے چھوٹے تکیے۔ سامنے پاندان۔ اُگالدان، خاص دان، قلم دوات، کاغذ دھرے ہوئے۔ ہال کے کنارے کنارے جیسے کوئی التحیات میں بیٹھتا ہے بڑے خوشنما چہرے قرینے سے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ نہایت براق چاندنی کا فرش اس ہال میں تھا۔ وہ قہقہہ دیوار دیکھ کر میں حیران سارہ گیا۔ کیونکہ پنجاب میں کبھی ایسا نظارہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ بہرحال اس کے مشرقی دروازہ سے (اپنا بستہ اس دروازہ ہی میں رکھ کر) حضرت حکیم صاحب کی طرف جانے کا قصد کیا۔ گرد آلودہ پاؤں جب اس چاندنی پر پڑے تو اس نقش و نگار سے میں خود ہی محجوب ہو گیا۔ حکیم صاحب تک بے تکلف جا پہنچا اور وہاں اپنی عادت کے مطابق زور سے السلام علیکم کہا جو لکھنؤ میں ایک نرالی آواز تھی۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ حکیم صاحب نے وعلیکم السلام زور سے یا دبی آواز سے کہا ہو مگر میرے ہاتھ بڑھانے سے انہوں نے ضرور ہی ہاتھ بڑھایا اور خاکسار کے خاک آلودہ ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آلودہ کئے اور میں دوزانو بیٹھ گیا۔ یہ میرا دوزانو بیٹھنا بھی اس چاندنی کے لئے جس عجیب نظارہ کا موجب ہوا وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جو ارکین لکھنؤ سے تھا۔ اس وقت مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کس مہذب ملک سے تشریف لائے ہیں۔ میں تو اپنے قصور کا پہلے ہی قائل ہو چکا تھا مگر خدا شترے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد۔

میں نے نیم نگاہی کے ساتھ اپنی جوانی کی ترنگ میں اس کو یہ جواب دیا کہ یہ بے تکلفیاں اور السلام علیکم کی بے تکلف آواز وادیٔ غیر ذی زرع کے امی اور بکریوں کے چرواہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے ﷺ۔ فداہ ابی و امی۔ اس میرے کہنے کی آواز نے بجلی کا کام دیا اور حکیم صاحب پر وجد طاری ہوا اور وجد کی حالت میں اس امیر کو کہا کہ آپ تو بادشاہ کی مجلس میں رہے ہیں۔ کبھی ایسی زک آپ نے اٹھائی ہے؟ اور تھوڑے وقفہ کے بعد مجھ سے کہا کہ آپ کا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں پڑھنے کے لئے آیا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اب بہت بوڑھا ہو گیا ہوں اور بڑھاپے سے مجھے ایک انقباض ہے۔ میں خود تو نہیں پڑھا سکتا میں نے قسم کھا لی ہے کہ میں اب نہیں پڑھاؤں گا۔...... میں نے جوش بھری اور دردمندانہ آواز سے کہا کہ شیرازی حکیم نے بہت ہی غلط کہا۔ رنجانیدن دل جہل است و کفارۂ یمین سہل۔ اس پر ان کو دوبارہ وجد ہوا اور چشم پُرآب ہو گئے۔ تھوڑے وقفے کے بعد فرمایا مولوی نور کریم حکیم ہیں اور بہت لائق ہیں آپ کو ان کے سپرد کر دوں گا اور وہ آپ کو اچھی طرح پڑھائیں گے۔ جس پر میں نے عرض کیا کہ ملک خدا تنگ نیست و پائے مرداں لنگ نیست۔ تب آپ پر تیسری دفعہ وجد کی حالت طاری ہوئی اور فرمایا ہم نے قسم توڑ دی۔ (ص87,86)

سچی طلب کا مثبت نتیجہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"میں جس زمانہ میں طب پڑھتا تھا ان دنوں مجھ کو متنبی پڑھنے کا بھی خیال پیدا ہوا۔ لہٰذا میں مفتی سعد اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بہت الحاح سے میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ کو آپ ایک سبق پڑھا دیا کریں۔ انہوں نے بہت روکھے سوکھے الفاظ میں یہ فرمایا کہ ہم کو فرصت نہیں۔ میں نے کہا اچھا اب ہم اسی وقت پڑھیں گے جب آپ ہماری منت کریں گے۔ میں مکان پر آیا اور میں نے حکیم صاحب سے عرض کیا کہ میں علم پڑھنا پسند نہیں کرتا۔ انہوں نے فرمایا کیوں؟ میں نے کہا علم سے فائدہ کوئی نہیں آپ مجھے غایت علم بتائیں کہ علم سے نتیجہ کیا ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ علم سے اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ بات کیا ہے ذرا ہم سے بیان تو کرو میں نے کہا مفتی سعد اللہ صاحب کے پاس گیا تھا۔ ان سے کچھ پڑھنا چاہتا تھا۔ انہوں نے بڑے روکھے پن سے کہا کہ ہم کو فرصت نہیں۔ حکیم صاحب نے مطب میں سے ایک پرچہ اٹھا کر مفتی سعد اللہ صاحب کے نام رقعہ لکھا کہ جب آپ کچہری سے فارغ ہوں تو اسی راستہ سے تشریف لائیں اور مجھ سے ملتے ہوئے جائیں۔ رقعہ آدمی کے ہاتھ بھجوا دیا اور مفتی صاحب کچہری سے اٹھ کر سیدھے حکیم صاحب کے پاس آئے۔ مجھ کو حکیم صاحب نے پہلے سے کہہ دیا کہ تم اپنی کوٹھری میں چلے جاؤ۔ جب مفتی صاحب تشریف لائے تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ اگر میں پڑھنا چاہوں تو آپ کو میرے

پڑھانے کے لئے کچھ وقت مل سکے گا۔ مفتی صاحب نے بڑے زور وشور سے کہا کہ ہاں وقت بہت مل سکتا ہے اور ہم جس وقت کے لئے آپ کہیں فرصت نکال سکتے ہیں۔ حکیم صاحب نے کہا اگر کوئی ہمارے پیرو مرشد پڑھنے لگیں؟ مفتی صاحب نے کہا ان کو تو جہاں وہ چاہیں ہم خود جا کر پڑھا دیا کریں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب نے مجھ کو بلوایا۔ میں جب آیا تو مجھ کو آتا دیکھ کر مفتی صاحب ہنس پڑے اور کہا کہ آؤ صاحب ہم اب آپ کی منت کرتے ہیں کہ آپ پڑھیں۔ معلوم ہوا کہ حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ طالب علم کے لئے فرشتے پَر بچھاتے ہیں یہ بہت صحیح ہے۔ باری خدائے تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے سبق مجھ کو شروع کرایا۔ (ص93,92)

لکھنؤ سے بھوپال کو روانگی

حضرت فرماتے ہیں:۔

''یہاں (لکھنؤ میں) میں دو برس حضرت حکیم صاحب کے حضور حاضر رہا اور بمشکل قانون کا عملی حصہ ختم کیا۔ بعد حصول سند واجازت رخصت مانگی کہ اب میں عربی کی تکمیل اور حدیث پڑھنے کے لئے جاتا ہوں .... بھوپال جاتے ہوئے دو باتیں رستہ میں پیش آئیں ایک یہ کہ جب میں گوالیار پہنچا تو میری ایک ایسے بزرگ سے ملاقات ہوئی جو حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے مخلصوں میں سے تھے مجھ کو کچھ ان کی صحبت میں ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ میں وہیں رہ پڑا۔ مجھ سے باتیں کرتے کرتے انہوں نے یہ دو شعر پڑھے۔

نہ کر عرض مرے عصیاں و جرم بے حد کا
کہ تیری ذات غفور و رحیم کہتے ہیں
کہیں نہ کہہ دے عدو دیکھ کر مجھے غمگیں
یہ اس کا بندہ ہے جس کو کریم کہتے ہیں

ان شعروں کا اثر جو میرے دل پر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آج اس بات کو شاید پچاس برس کے قریب زمانہ گزرتا ہے لیکن وہ لذت اب تک بھی فراموش نہیں ہوئی اگرچہ ادعیہ مسنونہ کی برابری یہ دعا نہیں کر سکتی مگر معلوم نہیں کہ کیسے دل سے نکلی تھی جس میں عجیب قسم کا اثر ہے۔'' (ص96,95)

بھوپال کی دو قابل قدر شخصیات کا ذکر

بھوپال کے حالات کے بیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے دو بزرگوں مولوی عبدالقیوم صاحب اور منشی جمال الدین کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ''حضرت مولوی عبدالقیوم صاحب سے میں نے بخاری اور ھدایہ دو کتابیں شروع کیں۔ حضرت منشی صاحب مغرب کے بعد خود قرآن شریف کا لفظی ترجمہ پڑھایا کرتے تھے۔ ایک روز میں بھی اس درس میں چلا گیا۔ وہاں یہ سبق تھا واذالقوا الذین .... محمد عمران کا نواسہ قاری تھا۔ میں نے کہا کیا اجازت ہے ہم لوگ کچھ سوال بھی کریں۔ منشی صاحب نے فرمایا بخوشی۔ میں نے کہا یہاں بھی منافقوں کا ذکر ہے اور نرم لفظ بولا ہے یعنی بعضھم الی بعض اور اس سورۃ کے ابتداء میں جہاں انہیں کا ذکر ہے وہاں بڑا تیز لفظ ہے اذا خلوا الی شیاطینھم اس نرمی اور سختی کی وجہ کیا ہو گی۔ منشی صاحب نے فرمایا کیا تم جانتے ہو؟ میں نے کہا میرے خیال میں ایک بات آتی ہے کہ مدینہ منورہ میں دو قسم کے منافق تھے۔ ایک اہل کتاب ایک مشرک۔ اہل کتاب کے لئے نام یعنی بعضھم کا نرم لفظ اور مشرکین کے لئے سخت الیٰ شیاطینھم بولا ہے۔ منشی صاحب سن کر اپنی مسند پر سیدھے کھڑے ہو گئے اور میرے پاس چلے آئے مجھ سے کہا کہ آپ وہیں بیٹھیں اور میں بھی اب قرآن شریف پڑھوں گا۔ قدرت الٰہی ہم وہاں ایک ہی لفظ پر قرآن کریم کے مدرس بن گئے۔ منشی صاحب کو دن بدن مجھ سے محبت بڑھتی جاتی تھی۔''

(ص102,101)

مصیبت پر صبر وایثار کرنے کا انعام

حضرت بیان فرماتے ہیں:۔

''بھوپال کے واقعات بہت ہی عجیب ہیں مگر طبی امور کے متعلق صرف یہ بات قابل ذکر ہے کہ میں نے نہایت عمدہ دو صدریاں بنوائی تھیں۔ جن کے پہننے کی ہمیشہ مجھے عادت تھی ان میں سے ایک چوری ہو گئی۔ مجھے یقین ہوا کہ طالب علمی کی حالت میں یہ ایک مصیبت ہے۔ مصیبت پر صبر کرنے والے کو نعم البدل ملتا ہے۔ دوسری صدری کو اس کے شکریہ میں دے دیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ایک امیر کبیر لڑکے کو سوزاک ہوا۔ اس نے اپنے آدمی کو کہا کہ کوئی ایسا طبیب جس کو لوگ نہ جانتے ہوں بلا لاؤ۔ مگر وہ بنی ہوئی دوا نہ دے سکے بلکہ سہل دوا بتلا دے۔ ایسی نہ ہو کہ جس کے بنانے میں مجھے عام نوکروں کو آگاہی کرنی پڑی۔ جن سے کہا تھا ان کا نام پیر ابو احمد مجددی تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک طالب علم طبیب ہے اور اس کے طبیب ہونے سے لوگ ناواقف ہیں میں اس کو اپنے ساتھ لاؤں گا چنانچہ وہ مجھ کو وہاں لے گئے۔ وہ نوجوان اپنے گھر کے ایک دالان کے آگے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں ایک باغیچہ بھی تھا۔ وہیں ہمارے لئے کرسیاں منگوائیں۔ میں نے اس کا حال دریافت کر کے کہا کہ کیلے کی جڑ کا ایک چھٹانک پانی صاف کر کے اس میں یہ قلمی شورہ جو آپ کے دالان میں بارود کے لئے رکھا ہے کئی دفعہ پیئں اور شام تک مجھے اطلاع دیں۔ میں کہہ کر چلا آیا اور قدرت الٰہی سے اس کو شام تک تخفیف ہو گئی۔ اس نے مجھے ایک گراں بہا خلعت اور اتنا روپیہ دیا کہ مجھ پر حج فرض ہو گیا۔

(مرقاۃ الیقین ص106)

خوش رہنے کا نسخہ

فرمایا:۔ ''میں جب بھوپال سے رخصت ہونے لگا۔ تو اپنے استاد مولوی عبدالقیوم صاحب کی خدمت میں رخصتی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ سینکڑوں آدمی بطریق مشایعت میرے ہمراہ تھے۔ جن میں اکثر علماء اور معزز طبقہ کے آدمی تھے۔ میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسی بات بتائیں جس سے میں ہمیشہ خوش رہوں۔ فرمایا کہ ''خدا نہ بننا اور رسول نہ بننا'' میں نے عرض کیا کہ حضرت میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی اور یہ بڑے بڑے عالم موجود ہیں غالباً یہ بھی نہ سمجھے ہوں گے۔ سب نے کہا ہاں ہم بھی نہیں سمجھے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ تم خدا کس کو کہتے ہو؟ میری زبان سے نکلا کہ خدائے تعالیٰ کی ایک صفت فعالٌ لما یرید ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ فرمایا بس ہمارا مطلب اسی سے ہے یعنی تمہاری کوئی خواہش ہو اور وہ پوری نہ ہو تو تم اپنے نفس سے کہو کہ میاں تم کوئی خدا ہو؟ رسول کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آتا ہے وہ یقین کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی سے لوگ جہنم میں جائیں گے اس لئے اس کو بہت رنج ہوتا ہے۔ تمہارا فتویٰ اگر کوئی نہ مانے تو وہ یقینی جہنمی تھوڑا ہی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تم کو اس کا بھی رنج نہ ہونا چاہئے۔ حضرت مولوی صاحب کے اس نکتہ نے اب تک مجھ کو بڑی راحت پہنچائی ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

بھوپال سے روانگی

فرمایا:۔ .... ''رستہ میں برھان پور سٹیشن پر میں اترا۔ جب میں شہر گیا تو ایک مولوی عبداللہ نام مجھ کو ملے انہوں نے میری بڑی خاطر مدارات کی اور کہا کہ میں تمہارے باپ کا دوست ہوں۔ جب میں رخصت ہوا تو انہوں نے مجھ کو مٹھائی کی ایک ٹوکری دی جب راستہ میں ٹوکری کھولی تو اس میں سے ایک ہزار روپیہ کی ھنڈی مکہ معظّمہ کے ایک ساہوکار کے نام تھی اور کچھ نقد روپیہ بھی تھا۔ اس ھنڈی میں لکھا تھا کہ نورالدین کو ایک ہزار روپیہ تک جب وہ طلب کریں دے دو اور ہمارے حساب میں لکھ لو۔ ان کے حوصلہ کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ اگرچہ میں نے وہ ایک ہزار روپیہ وصول نہیں کیا مگر ان کے حوصلہ کی داد دینی ضروری ہے۔ ان مولوی عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ میں ساہیوال ضلع شاہ پور کا باشندہ ہوں۔ میں مکہ معظّمہ میں حج کو گیا۔ اس زمانہ میں بہت ہی غریب تھا۔ مکہ معظّمہ میں صبح سے شام تک ''لقمہ اللہ مسکین'' کی صدا سے بھیک مانگتا تھا۔ پھر بھی کافی طور پر پیٹ نہیں بھرتا تھا اور تمام دن بازاروں، گلی کوچوں میں پھرتا رہتا تھا۔ ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ تو اگر کبھی بیمار ہو جائے اور اتنا زیادہ نہ چل سکے تو بھوک کے مارے مر جائے گا۔ اس تحریک کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ بس آج ہی مر جائیں گے اور اب سوال نہ کریں گے۔ پھر میں بیت اللہ شریف میں گیا اور پردہ پکڑ کر یوں اقرار کیا کہ ''اے میرے مولا! گو تو اس وقت میرے سامنے نہیں مگر میں اس مسجد کا پردہ پکڑ کر عہد کرتا ہوں۔ کہ کسی بندے اور کسی مخلوق سے اب نہیں مانگوں گا''۔ یہ معاہدہ کر کے پیچھے ہٹ کر بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس نے میرے ہاتھ میں ڈیڑھ آنے کے پیسے (انگریزی سکے) رکھ دیئے۔ اب میرے دل میں یہ شک ہوا کہ میری شکل سائل کی سی ہے گو میں نے زبان سے سوال نہیں کیا۔ اس لئے میرے لئے یہ پیسے جائز ہیں یا نہیں۔ میں یہ سوچنے لگا اور وہ شخص اتنے میں غائب ہو گیا۔ میں نے وہاں سے اٹھ کر دو پیسے کی تو روٹی کھائی اور چار پیسے کی دیا سلائیاں خریدیں جو بارہ ڈبیاں ملیں۔ چونکہ مجھ کو گلی کوچوں میں دن بھر چلنے کی عادت تو تھی ہی ان دیا سلائیوں کو ہاتھ میں لے کر کبریت کبریت کہتا پھرتا تھا۔ تھوڑی دیر میں وہ چھ پیسے کی بک گئیں۔ پھر میں نے چھ پیسے کی خریدیں۔ وہ بھی اسی طرح بیچ دیں۔ آخر شام تک میرے پاس ایک چونی ہو گئی۔ دو پیسے کی روٹی کھا کر رات کو سو رہا۔ دوسرے دن پھر دیا سلائیاں خریدیں اور اسی طرح بیچیں۔ چند روز کے بعد وہ اتنی ہو گئیں کہ جن کے اٹھانے میں دقت ہوتی تھی۔ آخر میں نے وہ مختلف چیزیں جن کی عورتوں کو ضرورت ہوتی ہے خریدیں اور بقچہ کمر سے لگا کر پھرنے لگا مگر سودا ایسا خریدتا تھا اور نفع اس قدر کم لیتا تھا کہ شام تک سب فروخت ہو جائے۔ رات کو بالکل فارغ ہو کر سوتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد ایک چادر بچھا کر اس پر سودا جما کر بیٹھ جاتا اور فروخت کرتا۔ پھر اس قدر ترقی ہو گئی کہ میں نے نصف دکان کرایہ پر لے لی۔ پھر اس قدر ترقی ہوئی کہ میں بمبئی آ گیا۔ وہاں قرآن شریف خریدتا اور ارد گرد کے گاؤں اور قصبوں میں لے جا کر فروخت کرتا۔ پھر میری ایسی ساکھ بڑھی کہ میں تیس ہزار روپیہ کے قرآن شریف خرید کر تمہارے شہر بھیرہ میں لے گیا اور تمہارے والد نے وہ سب کے سب خرید لئے مجھ کو اس میں منافع عظیم ہوا۔ پھر دوبارہ اسی طرح ہزاروں ہزار کے قرآن شریف خرید کر لے جاتا۔ جب میں نے دیکھا کہ اب روپیہ بہت زیادہ ہو گیا ہے اور اس تجارت سے بڑھ کر ہے تو میں نے کپڑے کی تجارت شروع کی۔ یہ میری عادت تھی کہ مال بہت جلد فروخت کر دیتا تھا اور نفع بہت کم لیتا تھا۔ اب مال اس قدر بڑھا کہ میں برہان پور سے اس کو اٹھا نہ سکا۔ میں نے یہیں کوٹھی بنالی اور اب میں اتنا بڑا آدمی ہوں'' اس سے مجھ کو اس حدیث کا مضمون صحیح ثابت ہوا کہ جس میں ارشاد ہے کہ تجارت میں بڑا رزق ہے۔''

(''مرقاۃ الیقین'' ص107 تا 109)

☆☆☆

بیت اللہ پر پہلی نظر اور دعا

فرمایا: ''مکہ معظمہ میں کوئی بزرگ محمد حسین سندھی تھے ان کے مکان پر ہم اترے انہوں نے اپنا بیٹا ہمارے ساتھ کر دیا کہ طواف القدوم کرا دے.......... میں نے کسی روایت کے ذریعہ سنا تھا کہ جب بیت اللہ نظر آئے تو اس وقت کوئی ایک دعا مانگ لو وہ ضرور ہی قبول ہو جاتی ہے میں علوم کا اس وقت ماہر تو تھا ہی نہیں جو ضعیف وقوی روایتوں میں امتیاز کرتا۔ میں نے یہ دعا مانگی۔ کہ ''الٰہی میں تو ہر وقت محتاج ہوں۔ اب میں کون کون سی دعا مانگوں پس میں یہی دعا مانگتا ہوں کہ میں جب ضرورت کے وقت تجھ سے دعا مانگوں پس میں یہی دعا مانگتا ہوں کہ میں جب ضرورت کے وقت تجھ سے دعا مانگوں تو اس کو قبول کر لیا کر'' روایت کا حال تو محدثین نے کچھ ایسا ویسا ہی لکھا ہے۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ میری تو یہ دعا قبول ہی ہو گئی۔ بڑے بڑے نیچریوں۔ فلاسفروں دہریوں سے مباحثہ کا اتفاق ہوا اور ہمیشہ دعا کے ذریعہ مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی اور ایمان میں بڑی ترقی ہوتی گئی۔'' (ص 112)

مدینہ منورہ میں قیام

حضرت کی سوانح عمری ''مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین'' کے ص 100 سے مدینہ طیبہ کا مبارک تذکرہ شروع ہوتا ہے اس کے شروع میں آپ نے اپنے استاد شاہ عبدالغنی صاحب کا ذکر کیا ہے۔ جو کئی صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کا کچھ حصہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

''مدینہ طیبہ کے جانے میں چونکہ میں نے حضرت شاہ عبدالغنی صاحب سے ہی پہلے مشورہ لیا تھا اس لئے میں انہیں کی خدمت میں سب سے پہلے حاضر ہوا۔ انہوں نے ایک علیحدہ حجرہ رہنے کے واسطے مجھے عطا کیا۔ میں وہاں صرف رہتا تھا'' (ص 121)

''آپ (حضرت شاہ عبدالغنی۔ ناقل) بڑے محتاط تھے اور آپ کی نظر دینی علوم میں بڑی وسیع تھی بہت قلیل الکلام تھے۔ مثنوی۔ ترمذی۔ بخاری۔ رسالہ قشیریہ یہ چار چیزیں آپ کے درس میں ہوتی تھیں...... آپ کو میں نے نہایت ہی وسیع الخلق پایا اور کم کلامی میں تو مجھ کو تعجب بھی آتا تھا۔ وہاں آپ کے مکان میں ہر روز ختم ہوتا تھا اور بعض مریدین انیس ہزار دفعہ لا الٰہ الا اللہ ہر روز پڑھتے تھے۔ ایک شخص نے شکایت کی کہ نورالدین اتنی محنت نہیں کرتا نیز امام کے پیچھے الحمد پڑھتا ہے اور رفع یدین کا قائل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ایک ایسی چھری لائیں جو رفع یدین اور فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ کو بخاری میں سے کاٹ سکے اور انیس ہزار بار لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی کوئی سند ہے تو وہ نورالدین کو دکھلائی جائے اگر وہ صحیح ہو گی تو وہ مان لے گا۔ اس پر ہمارے سب پیر بھائی بالکل خاموش ہو گئے''۔ (ص 122، 123)

ناسخ و منسوخ کا مسئلہ حل ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ناسخ و منسوخ کے متعلق پیش آنے والی بحث اور واقعات کو تفصیل سے لکھا ہے اس کا مرکزی نوعیت کا حصہ درج کیا جاتا ہے۔

حضرت فرماتے ہیں:۔

''مدینہ طیبہ میں ایک ترک کو مجھ سے بہت محبت تھی اس نے کہا کہ اگر کوئی کتاب پسند ہو تو ہمارے کتب خانہ سے لے جایا کریں گو ہمارا قانون نہیں ہے مگر آپ کے اس عشق و محبت کی وجہ سے جو آپ کو قرآن کریم سے ہے آپ کو اجازت ہے میں نے کہا کہ مسئلہ ناسخ و منسوخ کے متعلق کوئی کتاب دو۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب دی جس میں چھ سو آیت منسوخ لکھی تھی مجھے یہ بات پسند نہ آئی ساری کتاب کو پڑھا اور مزا نہ آیا.......... انہوں نے ایک اور کتاب دی جس کا نام ''اتقان'' تھا اور ایک مقام اس میں بتایا جہاں ناسخ و منسوخ کی بحث تھی۔ خوشی ایسی چیز ہے کہ میں نے فوزالکبیر کو جو بمبئی میں پچاس روپیہ کی خریدی تھی ابھی پڑھا بھی نہیں تھا۔ میں ''اتقان'' کو لایا اور پڑھنا شروع کیا اور اس میں لکھا تھا کہ انیس آیتیں منسوخ ہیں۔ میں اس کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا اور میں نے سوچا۔ انیس یا بیس آیتوں کو فوراً یاد کر لوں گا۔ گو مجھے خوشی بہت ہوئی۔ مگر مجھ کو ایسا قلب اور علم دیا گیا تھا کہ پھر بھی وہ کتاب مجھ کو پسند نہ آئی اب مجھ کو فوزالکبیر کا خیال آیا۔ کہ اس کو بھی تو پڑھ کر دیکھیں۔ اس کو پڑھا تو اس کے مصنف نے لکھا تھا کہ خدائے تعالیٰ نے جو علم مجھے دیا ہے اس میں پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ یہ پڑھ کر تو بہت خوشی ہوئی۔ میں نے جب ان پانچ پر غور کی تو خدائے تعالیٰ نے مجھ سمجھ دی کہ یہ ناسخ و منسوخ کا جھگڑا ہی بے بنیاد ہے۔ کوئی چھ سو سمجھتا ہے کوئی انیس یا اکیس اور کوئی پانچ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تو صرف فہم کی بات ہے۔ میں نے خدائے تعالیٰ کے فضل سے یہ قطعی فیصلہ کر لیا کہ ناسخ و منسوخ کا معاملہ صرف بندوں کے فہم پر ہے ان پانچ نے سب پر پانی پھیر دیا''۔
(ص 125,124)

آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

''پھر بھیرہ میں ایک شخص نے نسخ کا مسئلہ پوچھا اور میں نے اپنے فہم کے مناسب جواب دیا اور کہا کہ پانچ کے متعلق میری تحقیق نہیں تو اس دوست نے کہا کہ آپ ان پانچ پر نظر ڈال لیں میں نے تفسیر کبیر رازی میں بہ تفصیل ان مقامات کو دیکھا تو تین مقام خوب میری سمجھ میں آگئے اور دو سمجھ میں نہ آئے۔ تفسیر کبیر میں اتنا تو لکھا ہے کہ شدت اور خفت کا فرق ہو گیا ہے۔ پھر میں ایک مرتبہ ریل میں بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ جیسے بجلی کوند جاتی ہے۔ میں نے پڑھا کہ فلاں آیت منسوخ نہیں ہے میں بڑا خوش ہوا کہ اب تو چار گئیں صرف ایک ہی رہ گئی۔ بڑی بڑی کتابوں کا تو کیا میں چھٹ بھیّوں کی بھی پڑھ لیتا ہوں۔ اس طرح پر ایک کتاب میں وہ پانچویں بھی مل گئی اور خدا کے فضل سے مسئلہ ناسخ منسوخ حل ہو گیا''۔ (مرقاۃ الیقین ص 126)

نماز باجماعت رہ جانے کا قلق

حضرت اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک دفعہ ان کو مسجد نبوی میں نماز ظہر باجماعت نہ مل سکی جس پر آپ کو سخت قلق ہوا۔ آئیے یہ عبرت انگیز واقعہ حضرت کے اپنے الفاظ میں پڑھتے ہیں۔ فرمایا

''جن دنوں میں شاہ عبدالغنی صاحب سے تعلیم پاتا تھا۔ ایک دن ظہر کی نماز باجماعت سے مجھ کو نہ ملی۔ جماعت ہو چکی تھی اور میں کسی سبب سے رہ گیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ یہ اتنا بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ قابل بخشش ہی نہیں۔ خوف کے مارے میرا رنگ زرد ہو گیا۔ مسجد کے اندر گھسنے سے بھی ڈر معلوم ہوتا تھا۔ وہاں ایک باب الرحمت ہے۔ اس پر لکھا ہوا ہے۔ یا عبادی الذین اسرفوا .... اس کو پڑھ کر پھر بھی بہت ڈرتا ہوا اور حیرت زدہ سا ہو کر مسجد کے اندر گھسا اور بہت ہی گھبرایا۔ جب میں منبر اور حجرہ شریف کے درمیان پہنچا اور نماز ادا کرنے لگا تو رکوع میں مجھے جس خیال نے بہت زور دیا وہ یہ تھا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مابین بیتی و منبری .... (جو جگہ میرے بیت اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ ناقل) اور جنت تو وہ مقام ہے جہاں جو التجا کی جاتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ پس میں نے دعا کی الٰہی میرا یہ قصور معاف کر دیا جائے''۔

(مرقاۃ الیقین ص 127، 128)

اپنے وطن بھیرہ میں طب کا آغاز

حضرت مولانا نورالدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے عین بھرپور جوانی یعنی تقریباً 25 سال کی عمر میں حرمین شریفین کے لئے عازم سفر ہونے کی توفیق و ہمت عطا فرمائی اور وہاں پر کوئی 5 سال تک علم و معرفت اور ریاضت و عبادت کے روز افزوں مدارج طے کرتے ہوئے تقریباً 30 سال کی عمر میں حضرت مولوی صاحب براستہ بمبئی اور دہلی اپنے وطن مالوف بھیرہ واپس پہنچے۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے وہاں مطب کھولنے کا ارادہ فرمایا۔ ''مرقاۃ الیقین'' میں فرماتے ہیں۔

''بھیرہ میں میں نے ایک طبیب سے مشورہ کیا کہ میں یہاں طب کرنا چاہتا ہوں تو اس نے کہا تم یہاں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ میں مانگ لینے والا آدمی ہوں پھر بھی مجھے اس شہر میں 5 روپیہ سے زیادہ آمدنی نہیں اور تم تو مانگو گے نہیں اور تمہاری حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ دوا کا مفت دینا تمہاری عادت میں داخل ہو گا.......... میں نے توکل علی اللہ اپنے ایک طالب علم سے کہا کہ یہ سرمہ بناؤ۔ جست بیس ماشہ۔ سرمہ سیاہ بیس ماشہ۔ زنگار تین ماشہ۔ سفیدہ کاشغری چار ماشہ۔ افیون تین ماشہ۔ سمندر جھاگ چار ماشہ اور اسی طرح کا ایک اور سرمہ جس میں افیون نہ ہو۔ میں نے عصر کے بعد وضو کرتے ہوئے ایک شخص کی آنکھ کو غور سے دیکھ کر پہلی قسم کا سرمہ لگا دیا۔ اس کی دیکھا دیکھی ایک اور نے درخواست کی اس کے بھی لگا دیا۔ یہ ہمارا پہلا اشتہار تھا۔ صبح بہت سے لوگ آئے اور سرمہ ہی طلب کیا۔ ہمارے شہر میں رطوبت کے زیادہ ہونے سے یہ بیماری بکثرت تھی.......... خدا تعالیٰ ہی کی عجائبات ہیں کہ اس تدبیر نے بڑی کامیابی کا منہ دکھلایا۔ (ص 147,146)

مخلوق پر بھروسے سے اجتناب

طب کے پیشہ میں مخلوق پر اعتماد نہ کرنے کا ایک عبرت آموز واقعہ آپ نے کتاب کے ص 159 پر بیان فرمایا ہے:۔

''ایک شخص کو محرقہ تپ تھی اور وہ ایک بڑا امیر کبیر آدمی تھا۔ میں نے اس کے علاج میں بہت ہی زور لگایا اور مجھ کو یقین تھا کہ ساتویں دن اس کو بحران ہو جائے گا ساتویں روز کی رات میں شام ہی سے اس کو خوب اضطراب شروع ہوا اور میں نے اس کو فال نیک سمجھا۔ اس کے گھر والے تو اس علم سے ناواقف تھے انہوں نے رات ہی کو ایک اور طبیب کو بلایا وہ آخر شب وہاں پہنچا۔ بڑا تجربہ کار آدمی تھا اس کو یقین ہو گیا کہ مریض کے عوارض تو روبانحطاط ہیں اب بحران شروع ہونے والا ہے۔ آتے ہی اپنے پاس سے ایک پُڑیہ بہت جلدی نکال کر وہاں بید مشک رکھا ہوا تھا اس کے ساتھ کھلائی میری طرف دیکھ کر ہنسا اور ان سے کہا یہ کیا تپ ہے ابھی ہماری پُڑیہ سے ٹوٹ جائے گا۔ کچھ وقفہ کے بعد اس کو بحران شروع ہوا۔ گھر والوں نے سمجھا کہ اس حکیم کے پاس اکسیر کی پُڑیہ تھی۔ والا نورالدین کو آج چھ روز ہوئے کس قدر اس نے زور لگایا ہے اور ذرا بھی فائدہ نہ ہوا اور آج کی رات تو بڑی تکلیف کی تھی۔ اس حکیم نے بھی بحران کے بعد بہت بڑا انعام مانگا۔ مجھ کو یہ انعام ملا کہ مخلوق خدا پر بھروسہ نہ کرنا! الحمدللہ رب العالمین''

(مرقاۃ الیقین ص 160,159)

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

ایک واقف نو عزیزم روحان احمد خالد عمر 12 سال نمونیہ میں مبتلا ہے اور بہت زیادہ تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو اپنے خاص فضل سے نوازے اور شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مرحوم ٹاؤن شپ لاہور کی بہو محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ٹاؤن شپ لاہور کے دونوں پاؤں اور ہاتھ گرم وِکس گرنے سے جل گئے ہیں۔ ہسپتال لے جایا گیا علاج جاری ہے بہت ہی تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسارہ کی کزن محترمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا حبیب اللہ صاحب گر گئی ہیں فوری طور پر شوکت خانم ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ تکلیف میں ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ احباب

مکرم فرید احمد خرم صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد یعقوب صاحب 27/اپریل 2009ء کو وفات پا گئے تھے۔ اس موقع پر جن عزیز واقارب و دیگر احباب نے ہمارے گھر تشریف لا کر یا بذریعہ فون کالز اندرون پاکستان یا بیرون ممالک سے تعزیت کی اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ ان تمام کا ہم سب اہل خانہ تہہ دل سے مشکور ہیں اور درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم محمود احمد شاہد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عائشہ کرن صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 11/اپریل 2009ء کو بعد نماز عصر بیت الصادق دارالعلوم غربی صادق میں ہمراہ مکرم خوشنود احمد تبسم صاحب ابن مکرم مسعود احمد نعیم صاحب آف دارالعلوم وسطی سے مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مجیب احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی صادق نے کیا۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظہ قرآن ہے اور مکرم ملک محمد دین صاحب خادم آف دارالیمن کی نواسی اور مکرم محمد ابراہیم صاحب کی پوتی ہے جبکہ مکرم خوشنود احمد صاحب مکرم مولوی محمد الدین صاحب سابق لیکچرار کالج و جامعہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محسن رضا بھٹی صاحب دارالفضل غربی حلقہ طاہر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ یکم جنوری 2009ء کو پانچویں بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام صوفیہ محسن عطا فرما کر وقف کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اصغر بھٹی صاحب مرحوم رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی پوتی اور مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب مرحوم 40 جنوبی سرگودھا کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور والدین کیلئے قرۃ العین کا موجب بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم جاوید قمر صاحب بابت ترکہ مکرم حاجی مختار احمد صاحب)

مکرم جاوید قمر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم حاجی مختار احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 1/16 محلّہ دارالیمن میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم جاوید قمر صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ شگفتہ عبدالرؤف صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ فرخندہ رانی صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ بشریٰ نصیر صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ ناہید فاخرہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ نگہت سیدا صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ نصرت صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ توحید عذرا صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تحریک وقف جائیداد و آمد کی کامیابی اور اس کے مفید نتائج

1947ء کے آغاز میں متحدہ ہندوستان میں ملکی حالات بد سے بدتر ہو رہے تھے اور مرکز احمدیت کے خطرات میں اضافہ ہو رہا تھا اس لئے جماعت احمدیہ کے اولوالعزم قائد اور امام حضرت مصلح موعود نے مجلس مشاورت کے بعد بھی بار بار جماعتوں کو تحریک وقف جائیداد و آمد میں حصہ لینے اور جلد از جلد فہرستیں مکمل کر کے بھجوانے کی تحریک مسلسل جاری رکھی اور ان کو بتایا کہ یہ تحریک آئندہ عظیم الشان عمارات کی بنیاد بنے گی۔ چنانچہ 16 مئی 1947ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک بھی ہمارے سلسلہ کی اور تحریکوں کی طرح اپنے اندر خدا تعالیٰ کی بہت بڑی حکمتیں رکھتی ہے اور اس کی خوبیاں صرف اس کی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ ایک بنیاد ہے آئندہ بہت بڑے اور عظیم الشان کارناموں کو سرانجام دینے کی اور میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ کوئی اتفاقی تحریک نہیں بلکہ اس تحریک کے ذریعہ ہماری جماعت کی ترقی اور سلسلہ کے مفاد کے لئے بعض نہایت ہی عظیم الشان کاموں کی بنیاد رکھی جا رہی ہے گو اب تک لوگ اس تحریک کی اہمیت کو نہیں سمجھے لیکن دو چار سال تک اس کے کئی عظیم الشان فوائد جماعت کے سامنے آنے شروع ہو جائیں گے جیسے تحریک جدید کو جب شروع کیا گیا تھا تو اس تحریک کی خوبیاں جماعت کی نگاہ سے مخفی تھیں مگر اب نظر آ رہا ہے کہ اس تحریک کے ذریعہ دنیا بھر میں (دعوت الی اللہ) کا کام نہایت وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے جتنے کام مجھ سے لئے ہیں ان تمام کاموں کے متعلق میں دیکھتا ہوں کہ درحقیقت وہ بنیاد ہوتے ہیں بعض آئندہ عظیم الشان کاموں کی۔ اسی طرح یہ تحریک بنیاد ہو گی آئندہ تعمیر ہونے والی عظیم الشان ...... عمارات کی جس طرح میں نے وقف جائیداد کی تحریک کی تھی جو درحقیقت بنیاد تھی آج کی تحریک کے لئے مگر اس وقت لوگ اس تحریک کی حقیقت کو نہیں سمجھے تھے۔ کچھ لوگوں نے تو اپنی جائیدادیں وقف کر دی تھیں مگر باقی لوگوں نے خاموشی اختیار کر لی اور وہ لوگ جنہوں نے اپنی جائیدادیں وقف کی تھیں وہ بھی بار بار مجھے لکھتے تھے کہ آپ نے وقف کی تو تحریک کی ہے اور ہم اس میں شامل بھی ہو گئے ہیں لیکن آپ ہم سے مانگتے کچھ نہیں۔ انہیں میں کہتا تھا کہ تم کچھ عرصہ انتظار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ وقت بھی آ جائے گا۔ جب تم سے جائیدادوں کا مطالبہ کیا جائے گا۔ چنانچہ دیکھ لو اس تحریک سے خدا تعالیٰ نے کتنا عظیم الشان کام لیا ہے۔ اگر عام چندہ کے ذریعہ اس وقت جماعت میں حفاظت مرکز کے لئے تحریک کی جاتی تو میں سمجھتا ہوں کہ لاکھ دو لاکھ روپیہ کا اکٹھا ہونا بھی بہت مشکل ہوتا مگر چونکہ آج سے تین سال پہلے وقف جائیداد کی تحریک کے ذریعہ ایک بنیاد قائم ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں اس وقت حصہ لیا تھا وہ اس وقت مینار کے طور پر ساری جماعت کے سامنے آ گئے اور انہوں نے اپنے عملی نمونہ سے جماعت کو بتایا کہ جو کام ہم کر سکتے ہیں۔ وہ تم کیوں نہیں کر سکتے۔ چنانچہ جب ان کی قربانی پیش کی گئی تو ہزاروں ہزار لوگ ایسے نکل آئے۔ جنہوں نے ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی جائیدادیں وقف کر دیں۔ پس جس طرح وہ تحریک جدید بنیاد تھی بعض اور عظیم الشان کاموں کے لئے اسی طرح حفاظت مرکز کے متعلق جو تحریک چندہ کے لئے کی گئی ہے یہ بھی آئندہ بعض عظیم الشان کاموں کا پیش خیمہ ثابت ہو گی اور جس وقت یہ تحریک اپنی تکمیل کو پہنچے گی اس وقت مالی لحاظ سے جماعت کی قربانیاں اپنے کمال کو پہنچ جائیں گی درحقیقت جانی قربانی کا مطالبہ وقف زندگی کے ذریعے کیا جا رہا ہے اور مالی قربانی کے ایک بہت ہی بلند مقام پر کھڑا کیا جا رہا ہے پھر شاید وہ وقت بھی آ جائے کہ سلسلہ ہر شخص سے اس کی جان کا بھی مطالبہ کرے اور جماعت میں یہ تحریک کی جائے کہ ہر شخص نے جس طرح اپنی جائیداد خدا تعالیٰ کے لئے وقف کی ہوئی ہے اسی طرح وہ اپنی زندگی بھی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے تا کہ ضرورت کے وقت اس سے کام لیا جا سکے“۔

(الفضل 22 مئی 1947ء)

والدین و سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

تمام والدین سے یہ درخواست ہے کہ جن کے بچے اور بچیاں امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے بعد پیشہ ور تعلیمی ادارہ اجات مثلاً میڈیسن، اکاؤنٹس، بزنس، کمپیوٹر سائنس، لاء وغیرہ میں داخلے کے خواہشمند ہیں ان کے لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ چار یا پانچ سالہ بیچلرز پروگرام پاکستان سے مکمل کریں اور اس کے بعد اگر مزید پڑھنے کی خواہش ہے تب بیرون ملک داخلہ کی کوشش کریں کیونکہ پھر ماسٹرز پروگرام صرف ایک سال سے دو سال تک محیط ہوتا ہے اور اس طرح کل اخراجات بیچلر کے مقابلہ میں بھی کم ہوتے ہیں نیز مالی معاونت ماسٹرز لیول پر یونیورسٹی کی طرف سے زیادہ کی جاتی ہے اس لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ چار یا پانچ سالہ بیچلر پروگرام پاکستان کے کسی ادارے سے مکمل کی جائے پھر ماسٹر پروگرام کے لئے بیرون ملک Apply کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آج کل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے لئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

22 مئی 2009ء

12-10 am	عربی سروس
2-15 am	مشاعرہ
3-15 am	ترجمۃ القرآن
4-15 am	درس ملفوظات
4- 45 am	بستان وقف نو
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-10 am	تلاوت،خبریں
6-50 am	لقاء مع العرب
7-55 am	المائدہ
8-20 am	درس ملفوظات
8-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-55 am	ترجمۃ القرآن
9-55 am	مشاعرہ
10-45 am	دورہ حضور انور
12-05 pm	تلاوت،درس حدیث،خبریں
1-05 pm	گلشن وقف نو
2-10 pm	فرنچ پروگرام
2-35 pm	سرائیکی سروس
3-25 pm	ملاقات پروگرام
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-05 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
6-00 pm	خطبہ جمعہ براہ راست Live
7-10 pm	تلاوت
7-35 pm	درس حدیث،خبریں
8-05 pm	بنگلہ پروگرام
9-20 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
10-00 pm	خطبہ جمعہ
11-10 pm	افتتاح بیت ناصر سویڈن

23 مئی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-10 am	فرنچ کلاس
12-30 am	عربی سروس
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-10 am	خطبہ جمعہ
4-30 am	ٹورانٹو اور نیا گرا فالز
5-00 am	بنگلہ پروگرام
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت،درس حدیث،خبریں
7-15 am	فرنچ پروگرام
7-40 am	لقاء مع العرب
8-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-10 am	خطبہ جمعہ
10-25 am	ٹورانٹو اور نیا گرا فالز
10-55 am	پرسیکیوشن
12-00 pm	تلاوت،درس حدیث،خبریں
1-00 pm	سوال وجواب
2-05 pm	رفقائے احمد
2-30 pm	خطبہ جمعہ
3-40 pm	انڈونیشین سروس
4-40 pm	ماریطین سروس
5-50 pm	تلاوت
6-00 pm	پرسیکیوشن
7-05 pm	بنگلہ پروگرام
8-05 pm	انتخاب سخن براہ راست Live
9-05 pm	طلباء جامعہ کے ساتھ حضور انور کی ایک نشست
10-15 pm	کھانے کے پروگرام
11-00 pm	سوال وجواب

24 مئی 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-10 am	درس حدیث
12-30 am	عربی سروس
2-30 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-00 am	طلباء جامعہ کے ساتھ حضور انور کی ایک نشست
4-15 am	پرسیکیوشن
5-15 am	خطبہ جمعہ
6-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-30 am	تلاوت،درس حدیث
6-55 am	رفقاء احمد
7-30 am	لقاء مع العرب
8-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-25 am	خطبہ جمعہ
10-40 am	انتخاب سخن
11-40 am	کھانے کے پروگرام
12-00 pm	تلاوت،درس حدیث
12-30 pm	عربی سیکھئے
1-00 pm	طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ حضور انور کی ایک نشست
2-10 pm	قرآن پاک کا پیغام
2-25 pm	دورہ حضور انور
3-30 pm	سیرت النبی ﷺ
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	سپینش سروس
6-00 pm	تلاوت،درس حدیث
6-30 pm	عربی سیکھئے
7-00 pm	بنگلہ پروگرام
8-05 pm	خطبہ جمعہ
9-10 pm	گلشن وقف نو
10-30 pm	دورہ حضور انور
11-40 pm	قرآن پاک کا پیغام

خبریں

وزیراعظم نے آل پارٹیز کانفرنس 18 مئی کو طلب کرلی

وفاقی حکومت نے سوات اور مالاکنڈ کی صورتحال پر 18 مئی کو وزیراعظم ہاؤس اسلام آباد میں اے پی سی بلانے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مالاکنڈ میں جنگ جیتیں گے، کچھ دوست جنگجوؤں کے خوف سے آہستہ بول رہے ہیں، متاثرین کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا ہے، دوتین روز میں صورتحال بہتر ہوجائے گی۔

جنگجوؤں کے خلاف بڑے فضائی حملوں کی تیاریاں

مالاکنڈ ڈویژن میں سیکیورٹی فورسز کا جنگجوؤں کے خلاف آپریشن جاری ہے۔ شانگلہ اور میران میں بمباری سے جنگجوؤں کے متعدد ٹھکانے تباہ کردیئے گئے جبکہ ڈویژن میں طالبان کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کیلئے بڑے پیمانے پر فضائی حملے کرنے کے لئے پاک فضائیہ نے تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ آرمی چیف جنرل کیانی نے دورہ سوات کیا اور شدت پسندوں کو شکست دینے اور سوات سے شدت پسندی کے خاتمے کے عزم کا اعادہ کیا۔

بھارت کو تجارتی راہداری دی نہ یہ ملکی مفاد میں ہے

پاکستان نے کہا ہے کہ امریکی امداد کا مشروط ہونا حتمی نہیں، تحفظات قبل از وقت ہیں، ڈرون ٹیکنالوجی کے حصول کے لئے پاک امریکہ بات چیت جاری ہے، بھارت کو تجارتی راہداری کا حق نہیں دیا، قومی مفاد کے خلاف کوئی معاہدہ نہیں کریں گے، افغان ٹرانزٹ ٹریڈ میں بھارتی شمولیت ملکی مفاد میں نہیں۔

گرمی بڑھتے ہی بجلی کا بحران شدید، گھنٹوں لوڈشیڈنگ

گرمی بڑھنے سے ملک میں بجلی کا بحران بھی شدت اختیار کرنے لگا ہے۔ ربوہ شہر 10 گھنٹے تک بجلی سے محروم ہے۔ بجلی کی بندش سے شہر میں کاروباری زندگی کے علاوہ گھریلو زندگی بھی شدید متاثر ہوئی ہے۔ شدید گرمی اور لوڈشیڈنگ کے باعث کئی وبائی بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ بجلی کی بندش کے باعث پانی کی فراہمی بھی معطل ہوکر رہ گئی ہے۔ واپڈا حکام سے ربوہ کے عوام کی ہمدردانہ اپیل ہے کہ اس شدید گرمی کے موسم میں لوڈشیڈنگ کے دورانیہ کو کم کیا جائے۔

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال

ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ایئر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔

پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ

047-6211412-0333-6716317

ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے

ربوہ میں طلوع وغروب 16 مئی

طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:09
زوال آفتاب	1:05
غروب آفتاب	8:00

چھٹیوں میں فارغ سٹوڈنٹس کیلئے تمام کمپیوٹر کورسز پر

25% ڈسکاؤنٹ داخلہ جاری ہے

سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز

دارالعلوم جنوبی ربوہ 6211607,0345-7561638

خوشخبری احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس

Hoovers World Wide Express

کوریئر سروس کی جانب سے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر زبردست آفر (20 کلو پارسل کے ریٹ)

یوکے	جرمنی	یوایس اے کینیڈا
Rs.250/-	Rs.280/-	Rs.440/-

کم ترین ریٹ تیز ترین سروس بذریعہ DHL پک کرنے کی سہولت موجود ہے۔

C.E بلال احمد انصاری یفیان احمد انصاری

بیسمنٹ 25 القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور

PH 0333-6708024, 0345-4866677

042-5054243

Formerly: AL-Rehman Graphiques Since 1989

JUBILEE PRESS

☆ سستے شادی کارڈز

انڈسٹریل تعلیمی اداروں و دفاتر سے متعلقہ اسٹیشنری لیزر پرنٹر پیپر

☆ Envelopes Local and Imported بے شمار سائز

☆ کتب رسائل و جرائد کی کمپوزنگ ڈیزائننگ سے بائنڈنگ تک

پاکستان کے تمام شہروں و بیرون ملک ترسیل کی سہولت

+92-300-4011182, contact@jubileepress.net

www.jubileepress.net

اعلان داخلہ

IELTS سپوکن انگلش اور جرمن لینگویج میں داخلہ شروع ہے۔ تین ماہ میں انگلش بول چال میں مہارت حاصل کریں۔ بچوں کے لئے سپیشل کلاسز

ٹوئنکل سٹار اکیڈمی ناصر آباد ربوہ

0333-5298174

6211800-6211872

FD-10